خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

گیارہواں پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

خلاصۂ مضامینِ قرآن

گیارہواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴿﴾
وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ
رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ
فِیْھَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿﴾(التوبہ:۱۰۰)

آیت ۱۰۰

صحابہ کرامؓ کی پیروی ...... اللہ کی رضا اور جنت کے حصول کا ذریعہ

اِس آیت میں اُن مہاجر اور انصاری صحابہ کرامؓ کی تحسین کی گئی جنھوں نے اوّل اوّل اسلام قبول کرنے میں سبقت کی اور مال و جان سے اِس دینِ حق کا بھرپور ساتھ دیا۔ پھر اُن سعادت مندوں کی مدح کی گئی جنھوں نے اوّل اوّل سبقت کرنے والوں کی بڑی عمدگی سے پیروی کی۔ اِن سب کو اللہ کی رضا اور جنت کے حصول کی بشارت دی گئی۔ آج کے روشن خیال دانشور خود کو بڑا ذہین و فہیم اور سلف صالحین کو کودن اور کم فہم قرار دیتے ہیں۔ اُن کی پیروی کے بجائے اپنی آراء سے نئے نئے اجتہادات کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں اِن دانشوروں کے شر سے محفوظ فرمائے اور اسلاف کی راہ سے چمٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! بقول اقبال:

ز اجتہادِ عالمانِ کم نظر
اقتدا بر رفتگاں محفوظ تر

آیت ۱۰۱

منافقین کے لیے دُہرا عذاب

اِس آیت میں اہلِ ایمان کو آگاہ کیا گیا کہ تمہاری صفوں میں منافقین ہیں جنہیں اپنی جان اور

مال اللہ کے دین اور اُس کے لیے محنت سے زیادہ عزیز ہیں۔ اللہ اِن پر اِس دنیا میں دو طرح کے عذاب مسلط کرے گا۔ یہ دنیا میں بار بار اپنی بزدلی کی وجہ سے ذلت و رسوائی سے دوچار ہوں گے اور روحانی سکون سے محروم ہو جائیں گے۔ پھر موت کے وقت بھی اِنہیں شدید اذیت سے گزرنا ہوگا۔ اِس کے بعد آخرت میں اِنہیں بدترین سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔

آیات ۱۰۲ تا ۱۰۶

غزوۂ تبوک میں عدم شرکت پر اظہارِ ندامت کرنے والے دو گروہ

اِن آیات میں اُن دو گروہوں کا ذکر ہے جو غزوۂ تبوک میں بغیر کسی شرعی عذر کے شرکت سے محروم رہے لیکن اُنہیں اپنی اِس محرومی پر شدید احساسِ ندامت تھا۔ اِن میں سے ایک گروہ نے نبی اکرم ﷺ کی واپسی سے قبل ہی خود کو سزا دے دی اور مسجدِ نبوی ﷺ میں خود کو ستونوں سے باندھ لیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اُنہیں بشارت دی کہ اللہ نے اُنہیں معاف کر دیا ہے۔ اللہ کی طرف سے حکم ہے کہ اپنے گناہوں کی تلافی کے لیے صدقہ و خیرات دو۔ آئندہ تمہارے طرزِ عمل کو اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور اہلِ ایمان دیکھیں گے لہٰذا احتیاط کرو۔ دوسرے گروہ میں تین صحابہ کرامؓ تھے۔ حضرت کعب بن مالکؓ، حضرت مرارۃ بن ربیعؓ اور ہلال بن امیہؓ۔ اُنہوں نے خود کو سزا تو نہ دی لیکن آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں آکر اپنی کوتاہی کا اعتراف کیا۔ اللہ کی طرف سے اُن کو سزا دی گئی اور تمام مسلمانوں کو اُن سے تعلقات منقطع کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ سزا پچاس روز تک جاری رہی۔ پھر اسی سورۂ مبارکہ کی آیت ۱۱۸ میں اُنہیں معاف کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔

آیات ۱۰۷ تا ۱۰۸

مسجدِ قبا کی عظمت اور نام نہاد مسجدِ ضرار کی مذمت

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو آگاہ کیا گیا کہ منافقین نے ایک نام نہاد مسجد بنائی ہے تاکہ اُسے بدبخت ابو عامر راہب کی خلافِ اسلام سازشوں کا مرکز بنائیں۔ اسلام سے قبل ابو عامر راہب

کی مذہبی چودھراہٹ مدینہ میں قائم تھی۔ نبی اکرم ﷺ کی مدینہ آمد سے اُس کا اصل کردار بے نقاب ہو گیا اور لوگ مذہب کے پردے میں اُس کی دھوکہ دہی سے واقف ہو گئے۔ وہ جوشِ انتقام میں پہلے مکہ گیا اور پھر وہاں سے رومی سلطنت میں جا کر آباد ہوا تا کہ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر سکے۔ منافقین نے اُس کے ایک مورچہ کے طور پر مسجد کی سی ایک صورت بنائی جس کی قرآن نے ''مسجدِ ضرار'' (نقصان پہنچانے والی مسجد) کے نام سے مذمت کی۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ہرگز اِس نام نہاد مسجد میں نماز نہ پڑھیں۔ اِس کے قریب ہی اسلام کی پہلی مسجد ''مسجدِ قبا'' ہے جو اوّل روز سے تقویٰ کی بنیاد پر قائم ہے۔ آپ ﷺ وہاں نماز پڑھیں۔ اِس مسجد کے نمازی طہارت کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ طہارت کے لیے ڈھیلے اور پھر پانی کا استعمال کرتے ہیں۔ اللہ ایسی پاکباز ہستیوں سے محبت فرماتا ہے۔

آیات ۱۰۹ تا ۱۱۰

کردار کی پختہ تعمیر تقویٰ سے ہوتی ہے

اِن آیات میں دو کرداروں کا ذکر ہے۔ ایک کردار وہ ہے جس کی تعمیر اللہ کے سامنے جوابدہی کے احساس، تقویٰ اور اللہ کی رضا کے حصول پر ہوتی ہے۔ دوسرا کردار وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی اور بغاوت پر کھڑا ہوتا ہے۔ پہلا کردار ہی لائقِ تحسین اور دانش مندی کا مظہر ہے۔ اِس کے برعکس دوسرا کردار تباہی و بربادی کی ایسی کھائی میں گرانے والا ہے جہاں سے نکلنا کبھی ممکن نہ ہوگا۔ اللہ ہمیں اِس عارضی زندگی میں تقویٰ کی روش پر چلنے کی توفیق اور اپنی رضا کی نعمت عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۱۱

کلمہ پڑھنے والا اللہ سے ایک عہد کر چکا ہے

اِس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ کلمہ پڑھ کر بندہ ٔ مومن اللہ سے ایک عہد کرتا ہے۔ اِس عہد کی رُو سے وہ اپنا مال و جان اللہ کے حوالے کر دیتا ہے اور اللہ اُسے اِس کے بدلہ میں جنت عطا فرمائے گا۔ اب اگر مومن مال و جان اللہ کی مرضی کے خلاف استعمال کرے گا تو یہ بدعہدی اور

امانت میں خیانت ہے۔ اِسی لیے ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَـهٗ وَ لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَـهٗ (بیھقی ؒ ، احمد)

’’جو امانت کی پاسداری نہیں کرتا اُس کا ایمان ہی نہیں، اور جو وعدہ پورا نہیں کرتا اُس کا کوئی دین نہیں‘‘۔

بندۂ مومن کے اِس امتحان کی علامہ اقبال نے کیا خوب ترجمانی کی ہے کہ:

چوں می گویم مسلمانم بہ لرزم
کہ دانم مشکلاتِ لا الٰہ را

’’جب میں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو کانپ جاتا ہوں۔ اِس لیے کہ میں جانتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ کے تقاضے کیا ہیں‘‘۔

اس آیت میں مزید فرمایا کہ عہد کی پاسداری کرنے والے مومن اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ دین کے دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور خود بھی جامِ شہادت نوش کرتے ہیں۔ گویا ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم دین کی خدمت کی اس راہ پر چلیں جو ہمیں بالآخر دین کے دشمنوں سے تصادم کی طرف لے جائے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے پندرہ برس تک محنت کی ، دعوت کے ذریعے ایک جماعت بنائی، اُسے منظّم کیا، اُس کی تربیت کی اور پھر بدر کے میدان میں باطل سے ٹکرادیا۔ غیر جماعتی زندگی بسر کرنے سے یہ مرحلہ کبھی نہیں آسکتا۔ اللہ سے عہد کو نبھانے کے لیے ہم پر اُسوۂ رسولِ اکرم ﷺ کی پیروی لازم ہے۔

اللہ کا جنت دینے کا وعدہ ادھار کا ہے لہٰذا شکوک وشبہات کے ازالہ کے لیے فرمایا کہ یہ وعدہ اللہ کے ذمہ ہے۔ اِس وعدہ کا ذکر تمام آسمانی کتابوں میں گیا ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنا عہد کون پورا کرنے والا ہے؟ پس مومنوں کو اللہ سے کیے گئے اِس سودے پر خوشیاں منانی چاہئیں۔ یہ ہی اصل کامیابی اور نفع کا سودا ہے۔ سودے کے لیے اِس آیت میں بیع کا لفظ ہے جس سے بیعت کی اصطلاح بنی ہے۔ بیع اللہ سے ہے لیکن اِس کے لیے بیعت (hand shake) اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھ پر ہوتی ہے۔ اِسی لیے سورۂ فتح آیت ۱۰ میں فرمایا:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ

''بے شک اے نبی ﷺ جو لوگ آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں، وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کر رہے ہیں''۔

حق و باطل کا معرکہ قیامت تک جاری رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد باطل کے خلاف منظّم جدوجہد کے لیے اب بیعت کسی ایسے اُمتی کے ہاتھ پر ہوگی جس کے خلوص واخلاص، دیانت اور قیادت کی صلاحیت پر اعتماد ہو۔ البتہ یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ اصل عہد اُس اُمتی سے نہیں بلکہ اللہ سے ہے۔ باطل کے خلاف کامیابی کے لیے منظّم جدوجہد ضروری ہے۔ اِس کے لیے تنظیم کے قیام کی منصوص اور مسنون اساس بیعت ہی ہے۔

آیت ۱۱۲

اللہ کے محبوب بندوں کے اوصاف

اِس آیت میں اللہ کے محبوب بندوں کے ۹ اوصاف بیان کیے گئے ہیں:

۱- وہ بار بار اللہ کے حضور توبہ واستغفار کرنے والے ہیں۔

۲- وہ پوری زندگی میں ذوق وشوق کے ساتھ اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں۔

۳- وہ کثرت سے اللہ کی نعمتوں کا شکر بجالانے والے ہیں۔

۴- وہ اللہ کے دین کی خاطر آسائشوں اور دنیوی لذتوں سے کنارہ کشی کرتے ہیں تاکہ باہر نکل کر اللہ کے دین کی تبلیغ و جہاد کرسکیں اور اعلیٰ دنیوی آسائشوں کے حصول کے بجائے آخرت کی کامیابی کے حصول کے لیے تن من دھن لگاسکیں۔

۵- وہ اللہ کی بارگاہ میں جھکنے اور عاجزی اختیار کرنے والے ہیں۔

۶- وہ اللہ کی رضا کے سامنے بالکل ہی بچھ جانے والے اور سربسجود ہونے والے ہیں۔

۷- وہ نیکیوں کو پھیلانے والے ہیں۔

۸- وہ برائیوں سے روکنے والے ہیں۔

۹- وہ اللہ کی حدود اور شعائرِ دینی کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

آیات ۱۱۳ تا ۱۱۴

مشرکین کے لیے بخشش کی دعا مانگنا جائز نہیں

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ مشرکین کے لیے بخشش کی دعا کرنا جائز نہیں خواہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔شرک کا گناہ ناقابلِ معافی ہے اور شرک کرنے والے جہنم کا ایندھن بنیں گے۔حضرت ابراہیمؑ کو جب اُن کے والد نے گھر سے نکلنے کا حکم دیا تھا تو اُنہوں نے وعدہ کیا تھا وہ اللہ سے اپنے والد کی بخشش کے لیے دعا کریں گے۔البتہ جب اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو بتا دیا کہ تمہارا باپ اللہ کا دشمن ہے اور شرک کرتے ہوئے ہی موت سے دوچار ہوا ہے تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے لاتعلقی کا اظہار کیا اور اُس کے لیے دعا کرنا ترک کر دیا۔

آیات ۱۱۵ تا ۱۱۶

اللہ کسی کو زبردستی گمراہ نہیں کرتا

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ کسی گروہ کو زبردستی گمراہ نہیں کرتا بلکہ اُن پر حق کو واضح کرنے کا پورا اہتمام فرماتا ہے۔وہ لوگوں پر واضح کرتا ہے کہ آسمان و زمین کے تمام اختیارات اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔زندگی اور موت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔اُس کے مقابلے میں کوئی تمہاری مدد نہیں کرسکتا۔اِس کے باوجود جو لوگ شرک و گمراہی کا راستہ اختیار کرتے ہیں وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کرتے ہیں۔

آیت ۱۱۷

نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ پر اللہ کی نظرِ کرم

اِس آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ نے نظرِ کرم فرمائی اپنے نبی ﷺ پر اور اُن مہاجر و انصار صحابہؓ پر جنہوں نے تبوک کی مشکل گھڑی میں نبی اکرم ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا۔ایسی کٹھن مشکلات کا وقت کہ جب کچھ لوگوں کی ہمت جواب دے رہی تھی لیکن اللہ نے اُن کا حوصلہ بڑھایا اور اُنہیں ثابت قدم رکھا۔بلاشبہ اللہ اپنے بندوں کے لیے انتہائی مہربان اور شفقت فرمانے والا ہے۔

آیت ۱۱۸

غزوۂ تبوک میں عدم شرکت پر نادم ہونے والوں کی بخشش کا اعلان

اِس آیت میں اُن تین صحابہ کرام ؓ کی توبہ قبول کرنے کا اعلان کیا گیا جنہوں نے غزوۂ تبوک میں عدم شرکت پر اظہارِ ندامت کیا تھا۔ پچاس روز تک تمام اہلِ ایمان نے اُن کا بائیکاٹ کیا۔ اُن کے لیے جینا دوبھر ہوگیا اور زمین باوجود وسعت کے اُن پر تنگ ہوگئی۔ اُنہیں یقین حاصل ہوگیا کہ پناہ اگر کہیں ہے تو صرف اور صرف اللہ کی بارگاہ میں۔ اب اللہ نے نظرِ کرم فرمائی اور اُن کی کوتاہی سے درگذر کرنے کی بشارت عطا فرمائی۔

آیت ۱۱۹

تقویٰ اختیار کرنے کے لیے جماعت سے جڑنا ضروری ہے

اِس آیت میں اہلِ ایمان کو حکم دیا گیا کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں یعنی اُس کی نافرمانی سے بچیں۔ اِس کے لیے ضروری ہے کہ سچے اور نیک لوگوں کی رفاقت حاصل کریں۔ بلاشبہ اچھا ماحول انسان کو نیکی پر ثابت قدم رکھتا ہے اور برا ماحول بگاڑ دیتا ہے:

صحبتِ صالح ترا صالح کنند
صحبتِ طالح ترا طالح کنند

آیات ۱۲۰ تا ۱۲۱

نبی اکرم ﷺ سے محبت اپنی جان سے بھی بڑھ کر ہونی چاہیے

اِن آیات میں اہلِ مدینہ اور اطراف میں بسنے والے اہلِ ایمان کو باور کرایا گیا کہ اُنہیں نبی اکرم ﷺ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہونے چاہئیں۔ ایسا نہ ہو کہ نبی ﷺ تو اللہ کی راہ میں بھوک، دھوپ اور بے آرامی کی تکالیف برداشت کررہے ہوں اور اُن کے نام لیوا اپنے گھروں میں ٹھنڈی چھاؤں اور آسائشوں کے مزے لوٹ رہے ہوں۔ اہلِ ایمان اللہ کی راہ میں نکل کر جو بھی بھوک، پیاس، تکان برداشت کرتے ہیں، دشمنوں کی سرزمین کو پامال کرتے

ہوئے اُن کے علاقے فتح کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں کم یا زیادہ جو بھی مال خرچ کرتے ہیں تو یہ سب اعمال اللہ کے ہاں محفوظ کیے جا رہے ہیں تا کہ اُنہیں اِس کا بہترین بدلہ دیا جائے۔

آیت ۱۲۲

علمِ دین سیکھنے کی اہمیت

اِس آیت میں حکم دیا گیا کہ ہر قبیلہ میں سے کم از کم کچھ لوگ ایسے ہوں جو خود کو دین کا علم و فہم حاصل کرنے کے لیے وقف کرلیں۔ پھر وہ اپنے اپنے قبیلہ میں جا کر لوگوں کی رہنمائی کریں تا کہ لوگ اپنے معاملات میں اللہ کے احکامات کے مطابق عمل کرسکیں۔

آیت ۱۲۳

اسلامی انقلاب کی توسیع

اِس آیت میں اہلِ ایمان کو حکم دیا گیا کہ وہ اسلامی ریاست کے اطراف میں جو کافر ریاستیں ہیں اُن کے خلاف جنگ کریں تا کہ وہاں بھی اللہ کی حاکمیت قائم کی جاسکے۔ البتہ کوئی ایسا اقدام نہ کریں جو تقویٰ کے منافی ہو۔ اللہ کی مدد متقیوں کے شاملِ حال ہوتی ہے۔

آیات ۱۲۴ تا ۱۲۵

قرآن کی تاثیر ...... مومنوں پر ...... منافقین پر

اِن آیات میں منافقین کی ایک گستاخی کا جواب دیا گیا۔ سورۂ انفال آیت ۲ میں فرمایا گیا کہ آیاتِ قرآنی کی تلاوت مومنوں کے ایمان کو بڑھا دیتی ہے۔ منافقین کسی سورت کے نزول پر طنزاً کہتے کہ اِس سورت نے کس کے ایمان کو بڑھایا ہے؟ اللہ نے جواب دیا کہ ہر نازل ہونے والی سورۂ مبارکہ سچے مومنوں کے ایمان کو جلا بخشتی ہے۔ البتہ جن کے دلوں میں منافقت ہے یہ سورت اُن کی خباثت میں اور اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ اب اُن کا خاتمہ اِس حال میں ہوگا کہ یہ ایمان سے محروم اور کفر میں مبتلا ہوں گے۔

آیات ۱۲۶ تا ۱۲۷

منافقین کے لیے بار بار ذلت

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ منافقین کو اپنی بزدلی اور دنیا کی محبت کی وجہ سے بار بار ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جب بھی اللہ کی راہ میں مال و جان کا تقاضا لگانے کا مطالبہ آتا ہے منافقین بزدلی کی وجہ سے جھوٹے بہانے کرتے ہیں۔ مطالباتِ دینی پر عمل سے گریز کے لیے چھپ کر محافل سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ البتہ اللہ اُن کی یہ مذموم حرکات بے نقاب کر ہی دیتا ہے اور پھر یہ سب کے سامنے شرمندہ، رسوا اور ذلیل ہوتے ہیں۔

آیات ۱۲۸ تا ۱۲۹

نبی اکرم ﷺ کی اپنی امت سے محبت

اِن آیات میں یہ ایمان افروز اور خوش کن بشارت دی گئی کہ نبی اکرم ﷺ نوعِ انسانی ہی میں سے ہیں اور آپ ﷺ کا مبارک وجود نوعِ انسانی کے لیے باعثِ فخر و سرور ہے۔ آپ ﷺ اپنی امت سے والہانہ محبت کرتے ہیں۔ امت کے لیے ہر بھلائی کی خواہش رکھتے ہیں۔ امت کے لیے کوئی تکلیف آپ ﷺ پر انتہائی ناگوار گزرتی ہے۔ خاص طور پر باعمل اور مخلص اہلِ ایمان کے حق میں تو بہت ہی مہربان اور شفیق ہیں۔ اِس کے باوجود اگر امت آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر نہ چلے تو پھر آپ ﷺ کے لیے اللہ کی عنایات و مدارات ہی کافی ہیں۔ آپ ﷺ کا اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عظیم اقتدار کا حامل ہے۔

سورۂ یونس

قریش پر اتمامِ حجت کی سورت

سورۂ یونس مکی سورت ہے اور مضامین سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ مکی دور کے آخر میں نازل ہوئی۔ اِس سورۂ مبارکہ میں مشرکینِ مکہ کو آگاہ کر دیا گیا کہ تم پر حجت پوری ہو چکی ہے لہٰذا اب تم اپنے برے انجام کو پہنچنے والے ہو۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۷۰ ایمانیاتِ ثلاثہ یعنی توحید، رسالت اور آخرت
- آیات ۷۱ تا ۹۸ رسولوں کی اپنی قوموں کے ساتھ کشمکش
- آیات ۹۹ تا ۱۰۳ ایمان اور اِس کا حصول
- آیات ۱۰۴ تا ۱۰۹ اللہ کی طرف سے دوٹوک اعلانات

آیات ۱ تا ۲

رسول کے انسان ہونے پر حیرت

اِن آیات میں قرآنِ حکیم کی عظمت بیان کی گئی کہ یہ ایک حکمت بھری کتاب ہے جسے رسولِ اکرم ﷺ پر وحی کیا گیا تاکہ وہ لوگوں کو آخرت کی جوابدہی کے حوالے سے خبردار کریں اور نیک لوگوں کو اللہ کے ہاں اعلیٰ درجات ملنے کی بشارت دیں۔ البتہ لوگوں کو حیرت ہوئی کہ ایک انسان کیونکر رسول ہوسکتا ہے۔ کفار نے آپ ﷺ کو رسول ماننے کے بجائے ایک کھلم کھلا جادوکرنے والا قرار دینے کی گستاخی کی۔

آیات ۳ تا ۶

اللہ کی صفاتِ عالیہ کا بیان

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ انسانوں کا ربِّ حقیقی اللہ ہے جو کائنات کا تن تنہا خالق اور حاکم ہے۔ کوئی اُس کے حضور اُس کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت نہیں کرسکتا۔ پس انسانوں کو اللہ ہی کی بندگی کرنی چاہیے۔ مرنے کے بعد اُس کے ہی حضور پیش ہونا ہے۔ وہ نیکوکاروں کو اُن کی نیکیوں کی مناسبت سے اجر دے گا اور نافرمانوں کے لیے کھولتا ہوا مشروب اور دردناک عذاب ہے۔ اللہ کی بندگی کرنے والوں کے لیے جلتے ہوئے سورج، چمکتے ہوئے چاند اور رات و دن کے الٹ پھیر میں اللہ کی معرفت کی نشانیاں موجود ہیں۔

آیات ۷ تا ۱۰

برے اور بھلے لوگوں کا انجام

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جو لوگ دنیا ہی کے طلب گار ہیں، اِسی کے عیش و آرام پر خوش ہیں اور اللہ کی نشانیوں کو دیکھ کر بھی اُس کی معرفت حاصل کرنے سے محروم ہیں، اُن کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ اِس کے برعکس باعمل اہلِ ایمان کے لیے جنت کے باغات ہیں۔ اِن باغات میں وہ اللہ کی تسبیح وحمد کریں گے اور باہم ایک دوسرے کو سلامتی کی دعائیں دیں گے۔

آیات ۱۱ تا ۱۴

بشری کمزوریاں

اِن آیات میں انسانوں کی تین کمزوریوں کا ذکر کیا گیا ہے:

۱- انسان جلد باز ہے۔ چاہتا ہے کہ فوری طور پر خیر حاصل کرلے۔ اگر اللہ اتنی ہی جلدی شر کا فیصلہ کردے تو اِس کا معاملہ ختم ہوجائے۔ البتہ اللہ مہلت دیتا ہے کہ شاید اصلاح کی طرف مائل ہو لیکن وہ تو طغیانی ہی پر لگا رہتا ہے۔

۲- انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو گڑگڑا کر اللہ سے رحم کی التجا کرتا ہے۔ جب اللہ تکلیف دور کردیتا ہے تو اللہ سے بالکل ہی غافل ہوجاتا ہے۔

۳- جس حقیقت کا ایک دفعہ انکار کردے اُسے پھر ماننے پر تیار نہیں ہوتا اور اِسی انکار کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوجاتا ہے۔

آخری آیت میں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ اپنی مذکورہ بالا کمزوریوں پر قابو پائیں۔ اب وہ زمین میں ایک اختیار کے ساتھ بھیجے گئے ہیں۔ یہ اُن کا امتحان ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں؟

آیات ۱۵ تا ۱۷

قرآن کو بدلنے کا مطالبہ

اِن آیات میں سردارانِ قریش کی طرف سے قرآنِ حکیم میں ترمیم یا تبدیلی کے مطالبے کا ذکر ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ قرآن سے اُن کے معبودوں کی نفی کا مضمون خارج کردیا جائے۔

جواب میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن میرا نہیں اللہ کا کلام ہے۔ میں اُسے بدلنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ بالفرض اگر میں نے ایسا کیا تو اللہ کا عذاب مجھے بھی آ پکڑے گا۔ میں نے تمہارے درمیان طویل زندگی بسر کی اور کبھی کسی سخن سازی کی کوشش نہیں کی۔ اب بھلا کیونکر کر سکتا ہوں۔ یہ تو اللہ کا کلام ہے اور میں اللہ کے حکم کی پیروی میں تمہیں سنا رہا ہوں۔ اب اِس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اپنے وضع کردہ کلام کو اللہ کا کلام قرار دے یا پھر وہ جس کے سامنے اللہ کا کلام آئے اور وہ اُسے جھٹلا دے۔ میری چالیس سالہ زندگی گواہ ہے کہ میں نے کبھی نہ جھوٹ بولا اور نہ جھوٹی بات کسی کی طرف منسوب کی۔ لہٰذا یہ تم ہی ظالم ہو جو اللہ کے کلام کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں اور اُس میں من چاہی ترامیم کا مطالبہ کر رہے ہو۔

آیات ۱۸ تا ۱۹

شفاعتِ باطلہ کا من گھڑت عقیدہ

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ مشرکین اللہ کے سوا ایسی ہستیوں کی عبادت کرتے ہیں جو کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتیں۔ پھر وہ دعویٰ کرتے ہیں ہمارے معبود اللہ کے مقربین ہیں اور یہ اللہ کے ہاں ہماری شفاعت کر کے ہمیں بخشوا لیں گے۔ جواب میں اللہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اللہ کے علم میں اضافہ کرنا چاہتے ہو یہ بتا کر کہ فلاں ہستیاں اُس کی مقربین ہیں؟ یہ تمہارے من گھڑت تصورات ہیں جن کی کوئی سند نہیں۔ اللہ نے پہلے انسان کو نبی بنا کر ابتدا ہی سے نوعِ انسانی کو توحید کا تصور دیا تھا۔ یہ تو لوگوں نے خود مشرکانہ تصورات اختیار کر کے اختلاف کیا۔ اگر اللہ کی طرف سے اصلاح کے لیے مہلت دینے کی سنت نہ ہوتی تو اِن شرک کرنے والوں کو فوراً ہی ہلاک کر دیا جاتا۔

آیت ۲۰

فرمائشی معجزہ دکھانے کا مطالبہ

اِس آیت میں مشرکین کے اِس مطالبہ کو بیان کیا گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ اُن کی فرمائش کے مطابق کوئی معجزہ دکھائیں۔ جواب دیا گیا کہ معجزے دکھانا اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ اللہ کے

معاملات کا تعلق غیب سے ہے۔غیب کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔لہٰذا تم بھی معجزہ کے ظہور کا انتظار کرو اور میں بھی انتظار کررہا ہوں۔

آیات ۲۱ تا ۲۳

انسان کی احسان فراموشی

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ جب اللہ انسان پر کسی تکلیف کے بعد راحت بھیجتا ہے تو انسان احسان فراموشی کرتے ہوئے اس اِحسان کی نسبت کسی اور کی طرف کردیتا ہے۔اِسی طرح جب مشکل آتی ہے تو صرف اللہ کو پکارتا ہے لیکن مشکل ٹل جانے کے بعد اللہ کو بھول کر شرک اور نافرمانیاں کرنے لگتا ہے۔انسان کے پاس دنیا کی زندگی کی مختصرسی مہلت ہے۔اِس میں جس قدر سرکشی کرنا چاہے کرلے۔آخرکار یہ اللہ کے پاس حاضر ہوگا۔اللہ اِس کی احسان فراموشی اور سرکشی کو بے نقاب کرکے اُسے رسوا کردے گا۔

آیت ۲۴

دنیا کی زندگی کھیتی کی طرح ہے

اِس آیت میں دنیا کی زندگی کو ایک کھیتی کی مثال سے واضح کیا گیا ہے۔جس طرح آسمان سے بارش برستی ہے، کھیتی اُگتی ہے، اپنے جوبن پر پہنچتی ہے لیکن پھر اچانک اللہ کی طرف سے کوئی آفت اُسے رات یا دن میں اُجاڑ دیتی ہے۔اِسی طرح انسان کی زندگی بھی ابتدا کے بعد جوانی کے عروج تک پہنچتی ہے لیکن اچانک کسی آفت یا موت سے اُس کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔کھیتی کا معاملہ آسان ہے کہ اب اُس کا کوئی حساب نہیں۔انسان کو موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جائے گا اور اُسے اپنے ایک ایک عمل کا حساب دینا ہوگا:

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

آیات ۲۵ تا ۲۷

اللہ کی راہ ہی سلامتی کی راہ ہے

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ تمام انسانوں کو سلامتی کی راہ کی طرف بلا رہا ہے۔ جو لوگ اللہ کے حکم پر لبیک کہیں گے اُن کے لیے بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں۔ روزِ قیامت اُن کے چہرے ہر قسم کی ذلت و رسوائی کی سیاہی سے محفوظ ہوں گے اور وہ ہمیشہ ہمیش جنت میں رہیں گے۔ اِس کے برعکس اللہ کی نافرمانی کرنے والوں کے چہرے ذلت و رسوائی کی وجہ سے اندھیری رات کی طرح سیاہ ہوں گے۔ اُنہیں اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہیں گے۔

آیات ۲۸ تا ۳۰

مشرکین کے لیے اولیاء اللہ کا کورا جواب

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ روزِ قیامت اللہ شرک کرنے والوں کو اور اُن اولیاء اللہ کو جنہیں اللہ کے ساتھ شریک کیا گیا تھا ایک ساتھ بلائے گا۔ اُس روز اولیاء اللہ مشرکین کو صاف جواب دیں گے کہ ہم تمہاری عبادات یعنی دعاؤں، نذر و نیاز اور چادریں چڑھانے سے غافل تھے۔ اب مشرکین کے قدموں تلے سے زمین نکل جائے گی اور کوئی بھی اُنہیں اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکے گا۔

آیات ۳۱ تا ۳۶

سوچنے پر مجبور کر دینے والے سوالات

اِن آیات میں مشرکین سے چھ ایسے سوالات (Searching questions) پوچھے گئے جو اُنہیں سوچنے اور حق کا اعتراف کرنے پر مجبور کرنے والے تھے:

۱- کون آسمان و زمین سے انسان کے لیے رزق پیدا فرماتا ہے؟

۲- انسان کی سماعت و بصارت کس کے اختیار میں ہے؟

۳- کون مردہ کو زندہ اور زندہ کو مردہ کر سکتا ہے؟

۴- کائنات کے تمام معاملات کی تدبیر کون کرتا ہے؟

۵- کون ہے جس نے ہر مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا اور وہ دوبارہ بھی ایسا کر سکتا ہے؟
٦- کون ہے جو حق کے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اِس کے لیے شریعت عطا کرتا ہے؟
سوالات کے بعد جواب دیا گیا کہ مذکورہ بالا تمام امور صرف اور صرف اللہ ہی انجام دے سکتا ہے۔شرک کرنیوالے کسی حقیقت کی نہیں بلکہ محض اپنے گمانوں کی پیروی کرتے ہیں۔ بلا شبہ گمان حق کا نعم البدل نہیں ہو سکتے۔

آیات ۳۷ تا ۴۱

قرآن جیسی ایک سورت ہی لے آؤ

اِن آیات میں قرآنِ حکیم کی عظمت کا بیان ہے۔فرمایا کہ قرآنِ کریم اللہ کا کلام ہے۔اگر کسی کو شک ہے تو اِس جیسی ایک سورت ہی مقابلہ کے لیے پیش کرے۔حقیقت یہ کہ وہ قرآن کی علمی وادبی عظمتوں کو نہیں سمجھ سکتے اور اپنی عاجزی کا اعتراف کرنے کے بجائے اُسے جھٹلا رہے ہیں۔اب عنقریب اِس جھٹلانے کا انجام دیکھ لیں گے۔اتنے واضح حقائق سامنے آنے کے باوجود اگر وہ نہیں مانیں تو اے نبی ﷺ اعلان کردیجیے کہ میرے لیے میرا عمل ہے اور تمہارے لیے تمہارا عمل۔میں تمہارے سیاہ اعمال سے صاف صاف اعلانِ براءت کرتا ہوں۔

آیات ۴۲ تا ۴۵

سردارانِ قریش کا مکروفریب

سردارنِ قریش اپنے عوام پر یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے تھے کہ وہ بلاوجہ نبی اکرم ﷺ کی مخالفت نہیں کررہے بلکہ اپنی مخالفت میں مخلص ہیں۔اپنے خلوص کے اظہار کے لیے وہ نبی اکرم ﷺ کی محفل میں جاکر بیٹھتے اور بظاہر بڑی توجہ سے آپ ﷺ کی باتیں سنتے اور آپ ﷺ کی طرف دیکھتے۔لیکن اُن کا مقصد حق کو سمجھنا نہیں بلکہ جھوٹے اخلاص کو ظاہر کرنا تھا۔اللہ نے فرمایا کہ ایسے مکروفریب کرنے والے کبھی ہدایت نہیں پا سکتے۔اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔روزِ قیامت وہ اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے تو دنیا کی زندگی کو انتہائی مختصر تصور کریں گے۔بلاشبہ جن لوگوں نے آخرت کی تیاری نہیں

کی وہ بہت بڑے خسارے میں چلے گئے۔

آیات ۴۶ تا ۴۷

رسول کی آمد قوم کے لیے نازک مرحلہ

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ نے ہر اُمت کی طرف ایک رسول بھیجا۔ البتہ رسول کی آمد قوموں کے لیے نازک مرحلہ بن جاتی ہے۔ رسول آ کر اللہ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیتا ہے۔ اب اگر رسول کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو بھلائی ہی بھلائی ہے اور اگر رسول کی نافرمانی کی جائے تو بربادی ہی بربادی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ حق کے دشمنوں پر عذاب آپ ﷺ کے سامنے ہی آ جائے گا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو بھی اللہ اُن کے جرائم پر گواہ ہے' وہ اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جائیں گے اور اللہ کی سزا سے بچ نہ سکیں گے۔

آیات ۴۸ تا ۵۲

نبی اکرم ﷺ کا اظہارِ عاجزی

اِن آیات میں بیان ہوا کہ مشرکین نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرتے تھے بتایئے قیامت کا دن کب آئے گا۔ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اُن کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کر دیجیے۔ اُنہیں بتایئے کہ میں تو اپنی ذات کے بارے میں بھی کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ مجھے اتنا معلوم ہے کہ ہر اُمت کے لیے مہلت کی ایک مدت ہے۔ مہلت کے ختم ہونے کے بعد وہ ایک گھڑی بھی عذابِ الٰہی کو ٹال نہ سکیں گے۔ اب آخر وہ کس بات کا انتظار کر رہے ہیں' رات میں آنے والے عذاب کا یا دن میں آنے والے عذاب کا؟ کیا یہ عذاب آنے کے بعد ایمان لائیں گے؟ نہیں! اُس وقت اُن کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا بلکہ کہا جائے گا کہ اپنے سیاہ اعمال کا مزا چکھو۔

آیات ۵۳ تا ۵۵

رب کی قسم! قیامت آ کر رہے گی

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ مشرکین نبی اکرم ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی قیامت برحق

ہے اور واقع ہونے والی ہے؟ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اُن کو آگاہ کردیں کہ میرے رب کی قسم قیامت حق ہے اور واقع ہو کر رہے گی۔ ظالموں سے کوئی فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ وہ ندامت اور پشیمانی چھپانے کی کوشش کریں گے لیکن رسوائی سے بچ نہ سکیں گے۔ یہ ساری باتیں یقینی حقائق ہیں لیکن انسانوں کی اکثریت اِن سے غافل ہے۔

آیات ۵۶ تا ۵۸

انسانوں کے لیے سب سے بڑی نعمت: قرآنِ حکیم

اِن آیات میں قرآنِ کریم کی عظمت کی چار شانیں بیان کی گئیں:

۱- قرآنِ کریم انسانوں کے دلوں کو نرم کرنے یعنی اُنہیں غفلت سے نکالنے والی نصیحت ہے۔

۲- یہ انسانوں کی باطنی بیماریوں یعنی دنیا کی محبت سے پیدا ہونے والی برائیوں کا علاج ہے۔

۳- یہ انسانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے ہدایت فراہم کرتا ہے۔

۴- یہ ایسے مومنوں کے لیے دنیا و آخرت میں رحمت کا باعث ہے جو قرآن کی دی ہوئی ہدایت پر عمل کرتے ہیں۔

آیت ۵۸ میں فرمایا کہ قرآن اللہ کی رحمت اور فضل کا مظہر ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ قرآن جیسی نعمت کے حصول پر خوشیاں منائیں۔ قرآن کو سمجھنے، اِس پر عمل کرنے، اِس کے احکامات کو نافذ کرنے اور اِس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے والی خدمت اُس روپے پیسے سے کہیں بہتر ہے جو دنیادار لوگ جمع کرتے ہیں۔

آیات ۵۹ تا ۶۰

حلال و حرام کرنے کا اختیار اللہ ہی کا ہے

اِن آیات میں ایسے مذہبی سرداروں کو سرزنش کی گئی کہ جو من گھڑت فیصلوں سے اللہ کے عطا کردہ رزق کو کسی پر حلال اور کسی پر حرام ٹھہراتے ہیں۔ فرمایا کہ تمہیں یہ اختیار کس نے دیا ہے؟ یہ تمہارے من گھڑت فیصلے ہیں جن کی سزا تمہیں روزِ قیامت مل کر رہے گی۔

آیت ۶۱

تلاوتِ قرآن ...... اللہ کا محبوب عمل

اِس آیت میں فرمایا گیا کہ اے نبی ﷺ ! آپ کسی حال میں نہیں ہوتے اور اے لوگو! تم کوئی عمل نہیں کررہے ہوتے مگر اللہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ خاص طور پر ایک عمل کا نام لے کر ذکر کیا گیا اور وہ ہے تلاوتِ کلامِ پاک۔ اللہ کو یہ عمل انتہائی پسند ہے کہ اُس کا کوئی بندہ دیگر مصروفیاتِ دنیا کو چھوڑ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کررہا ہو۔ آیت میں مزید فرمایا گیا کہ کائنات میں ذرہ برابر شے اور چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی ہر وقت اللہ کی نگاہ اور اُس کے علم میں ہوتا ہے۔

آیات ۶۲ تا ۶۵

اللہ کے دوست کون ہیں؟

اِن آیات میں فرمایا کہ اللہ کے دوست یعنی اولیاء اللہ وہ پاکباز ہستیاں ہیں جو ایمان کی دولت اور تقویٰ کی سعادت سے سرفراز ہوتی ہیں۔ یعنی اُن کے دل نورِ ایمان سے منور اور اعمال اللہ کی اطاعت سے مزین ہوتے ہیں۔ اُن کے لیے دنیا و آخرت میں بشارتیں ہیں۔ نہ اُنہیں ماضی کے حادثات و واقعات کا افسوس ہوتا ہے اور نہ وہ مستقبل کے اندیشوں سے پریشان ہوتے ہیں۔ راضی برضائے رب کی کیفیت ہر وقت اُن کے شاملِ حال ہوتی ہے۔ یہ عزت کا مقام اللہ دیتا ہے۔ لہٰذا نبی اکرم ﷺ اور دیگر اہلِ ایمان کو کافروں کی گستاخیوں اور الزام تراشیوں سے غمگین نہیں ہونا چاہیے۔

آیات ۶۶ تا ۶۷

شرک کی بنیاد یقین نہیں گمان ہے

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ شرک کی بنیاد گمان اور اندازے ہیں۔ معبودِ حقیقی صرف اور صرف اللہ ہے جس نے رات کو انسانوں کے سکون اور دن کو معاشی جدوجہد کے لیے بنایا ہے۔ یہ اللہ کی قدرت کا ایسا مظہر ہے جس میں معبودِ حقیقی کی معرفت کی نشانیاں ہیں لیکن

اُن کے لیے جو واقعی کھلے کانوں سے حقائق کو سنتے ہیں۔

آیات ۶۸ تا ۷۰

اللہ کو اولاد کی کوئی ضرورت نہیں

اِن آیات میں اِس گمراہ کن تصور کی نفی کی گئی کہ اللہ کی بھی کوئی اولاد ہے۔ اللہ اِن بشری کمزوریوں سے پاک ہے کہ اُسے بڑھاپے میں اولاد کے سہارے کی اور مرنے کے بعد نسل جاری رکھنے کے لیے اولاد کی ضرورت ہو۔ جو لوگ اللہ کی طرف اولاد منسوب کرتے ہیں وہ بدترین جھوٹ گھڑ رہے ہیں۔ یہ لوگ دنیا میں کچھ عرصہ سرکشی کرلیں۔ عنقریب قیامت میں اُنہیں بدترین عذاب کا مزا چکھنا ہوگا۔

آیات ۷۱ تا ۷۳

حضرت نوحؑ کا پرسوز وعظ

اِن آیات میں حضرت نوحؑ کا پرسوز وعظ بیان ہوا جو اُنہوں نے اپنی تبلیغ کے آخری دور میں قوم کے سامنے پیش کیا۔ اُنہوں نے قوم سے کہا کہ دیکھو اگر میرا تمہیں نصیحت کرنا پسند نہیں تو پھر میرے خلاف جو سازش کرسکتے ہو کر گزرو۔ اگر تمہارا ضمیر تمہیں ایسا کرنے سے روکے تو سوچو کہ میری تبلیغ بے غرض اور خلوص پر مبنی ہے۔ میں نے تم سے کبھی کوئی نذرانہ یا حقِ خدمت نہیں مانگا۔ میرا اجر تو بس یہ ہے کہ اللہ مجھ سے راضی ہوجائے۔ قوم نے آپ کی بات نہیں مانی اور اللہ نے بالآخر پوری قوم کو ایک طوفان کے ذریعہ ہلاک کردیا۔ صرف اہلِ ایمان سلامت رہے جنہیں زمین میں خلافت دے دی گئی۔

آیت ۷۴

اللہ سرکشوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے

اِس آیت میں حضرت نوحؑ کے بعد آنے والے رسولوں کا ذکر ہے۔ اِن رسولوں میں حضرت ہودؑ، حضرت صالحؑ، حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ شامل ہیں۔ اِن رسولوں کو اُن کی قوموں

نے جھٹلایا۔ بار بار سمجھانے کے باوجود جب وہ سرکشی میں حد سے گزر گئے تو اللہ نے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی اور اُنہیں ایمان لانے کی سعادت سے محروم کر دیا۔

آیات ۷۵ تا ۸۲

حضرت موسیٰ ؑ اور آلِ فرعون کی کشمکش

اِن آیات میں حضرت موسیٰ ؑ کی آلِ فرعون کے ساتھ کشمکش کا بیان ہے۔ جب حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت ہارونؑ نے آلِ فرعون کے سامنے حق پیش کیا تو اُنہوں نے اِسے جادو قرار دیا اور الزام لگایا کہ تم دونوں بھائی اپنی سرداری اور بڑائی قائم کرنا چاہتے ہو۔ اُنہوں نے تمام جادوگروں کو جمع کیا تا کہ حضرت موسیٰ ؑ کے پیش کردہ معجزوں کو جادو کی کارستانی اور باطل ثابت کر سکیں۔ اللہ نے اُن کی چال کو الٹا کر دیا اور ثابت کر دیا کہ حضرت موسیٰ ؑ کے معجزات جادو کا مظہر نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے برحق ہیں۔

آیات ۸۳ تا ۸۶

حق قبول کرنے میں سبقت نوجوان کرتے ہیں

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ حضرت موسیٰ ؑ کی قوم میں سے حق کو اوّل اوّل قبول کرنے والے چند نوجوان تھے۔ باقی قوم فرعون اور اپنی قوم میں موجود فرعون کے ایجنٹ سرداروں کے ظلم وستم سے خوف زدہ ہوگئی اور ایمان لانے کی ہمت نہ کر سکی۔ اب حضرت موسیٰ ؑ نے قوم کی ہمت افزائی کی اور اللہ پر بھروسہ کرنے کی تلقین کی۔ قوم نے اللہ سے دُعا کی:

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

”ہم نے بھروسہ کیا اللہ پر۔ اے اللہ تو ہمیں ذریعۂ آزمائش نہ بنا دے اِس ظالم قوم کے لیے اور تو ہمیں نجات دے اِس کافر قوم سے“۔

آیت ۸۷

حضرت موسیٰؑ کا قبلہ بھی خانہ کعبہ تھا

اِس آیت میں اللہ کی طرف سے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو دی جانے والی اِس ہدایت کا بیان ہے کہ چند گھروں کو قبلہ رُخ بنا کر مساجد کا درجہ دیجیے۔ پھر قوم کو نماز کے ذریعہ اللہ کی مدد حاصل کرنے کی تلقین کیجیے تاکہ وہ آلِ فرعون کے ظلم وستم کے مقابلہ میں ثابت قدم رہ سکیں۔ جو لوگ ایسا کریں گے اُن کے لیے اللہ کی طرف سے حسین انجام کی بشارت ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اُس وقت قبلہ کون سا تھا؟ بیت المقدس میں ہیکلِ سلیمانی تو حضرت سلیمانؑ نے حضرت موسیٰؑ کے کئی سو سال بعد بنایا تھا جسے بعد میں یہود نے قبلہ بنا لیا۔ اِس آیت میں جس قبلہ کا ذکر ہے وہ خانہ کعبہ ہے جس کی تعمیر از سر نو تعمیر حضرت ابراہیمؑ نے کی تھی۔

آیات ۸۸ تا ۸۹

حضرت موسیٰ کی آلِ فرعون کے خلاف بددعا

اِن آیات میں حضرت موسیٰ کی فرعون اور اُس کے سرداروں کے خلاف بددعا کا بیان ہے۔ جب اُن کے ظلم وستم حد سے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰ نے اللہ کی بارگاہ میں فریاد کی:

رَبَّنَآ اِنَّکَ اٰتَیۡتَ فِرۡعَوۡنَ وَمَلَاَہٗ زِیۡنَۃً وَّاَمۡوَالاً فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۙ رَبَّنَا لِیُضِلُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِکَ ۚ رَبَّنَا اطۡمِسۡ عَلٰۤی اَمۡوَالِہِمۡ وَاشۡدُدۡ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَلَا یُؤۡمِنُوۡا حَتّٰی یَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِیۡمَ ﴿۸۸﴾

”اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اُس کے سرداروں کو زیب وزینت اور مال دے رکھا ہے دنیوی زندگی میں، اے ہمارے رب! کیا اِس لیے کہ وہ تیرے راستے سے لوگوں کو گمراہ کریں؟ اے ہمارے رب! اُن کے مالوں کو برباد کردے اور اُن کے دلوں کو سخت کردے۔ اب وہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں“۔

اللہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ تمہاری اور تمہارے بھائی کی بددعا قبول ہوئی۔ عنقریب آلِ فرعون کو ہلاک کردیا جائے گا۔ اب اُن کے حال پر ترس نہ کھانا۔

آیات ۹۰ تا ۹۲

فرعون کا عبرتناک انجام

اِن آیات میں فرعون کے ہلاک ہونے کا بیان ہے۔ جب اللہ نے معجزہ کے ذریعہ بنی اسرائیل کو دریا کے پار اتار دیا اور فرعون اور اُس کے لشکر کو دریا کی موجوں نے گھیر لیا تو فرعون نے فوراً ایمان لانے اور اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کیا۔ اللہ کی سنت یہ ہے جب موت کا فرشتہ سامنے آجائے تو اب ایمان لانا یا توبہ کرنا فائدہ مند نہیں ہوتا۔ اللہ نے فرمایا کہ اے فرعون! تیری لاش کو ہم محفوظ رکھیں گے تاکہ تورہتی دنیا تک لوگوں کے لیے ایک نشانِ عبرت بن جائے۔

آیت ۹۳

بنی اسرائیل کی ناشکری

اِس آیت میں بنی اسرائیل کی ناشکری کا بیان ہے۔ اللہ نے اُن پر احسان کیا اور اُنہیں فرعون کے ظلم وستم سے نجات دی۔ پھر صحراءِ سینا میں من وسلویٰ، بادلوں کا سایہ اور پانی کے بارہ چشموں جیسی نعمتیں دی۔ پھر ہدایت کے لیے تورات عطا فرمائی۔ بنی اسرائیل نے اِن نعمتوں سے استفادہ کیا لیکن تورات کی تعلیمات کو سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر اللہ کی نافرمانیاں کیں۔ گویا بڑی ڈھٹائی سے اللہ کے ساتھ احسان فراموشی کی روش اختیار کی۔

آیات ۹۴ تا ۹۷

بنی اسرائیل کی راہ پر مت چلو

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کے توسط سے اہلِ ایمان کو ہدایت دی گئی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرح اللہ کی نعمتوں کی ناقدری نہ کریں۔ اللہ کی کتاب کے برحق ہونے کے حوالے سے کوئی شک نہ کریں۔ سابقہ کتب آسمانی کی پیشین گوئیاں شاہد ہیں کہ قرآن ہی برحق ہے۔ اِسی طرح اہلِ ایمان کو چاہیے کہ وہ عملی اعتبار سے اللہ کے کلام کی تکذیب نہ کریں یعنی اللہ کی کتاب کی تعلیمات سے رُخ نہ پھیریں۔ البتہ جن بدنصیبوں پر اللہ کے قانونِ ہدایت وضلالت کا اطلاق ہو چکا ہے وہ ہرگز اصلاح پر آمادہ نہ ہوں گے خواہ اُن کے سامنے کوئی بھی دلیل کیوں نہ پیش

کردی جائے:

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر

مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

ایسے بدنصیب دردناک عذاب کا سامنا کر کے رہیں گے۔

آیت ۹۸

توبہ سے عذاب ٹل جاتا ہے ...... قومِ یونس کی مثال

اِس آیت میں ایک خوشخبری دی گئی کہ اگر سچی توبہ کی جائے تو قوموں پر سے عذابِ الٰہی ٹال دیا جاتا ہے۔ حضرت یونسؑ کی قوم نے شرک اور گناہوں سے توبہ کی تو اللہ نے آیا ہوا عذاب ٹال دیا اور اُنہیں دنیا میں اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔ اللہ ہمیں بھی اپنی بارگاہ میں سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹۹ تا ۱۰۰

ایمان اللہ کی توفیق سے ملتا ہے

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کی گئی کہ اے نبی ﷺ! آپ کی شدید خواہش ہے کہ مشرکین ایمان لے آئیں لیکن آپ ﷺ زبردستی کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں کر سکتے۔ ایمان کی دولت اللہ ہی کے فضل سے ملتی ہے۔ جو لوگ اللہ کی قدرت کی نشانیوں پر غور نہیں کرتے اللہ بے یقینی اور شرک کی گندگی اُن پر ڈال دیتا ہے اور اُنہیں ایمان کی دولت سے محروم کر دیتا ہے۔

آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳

ایمان اللہ کی آیات پر غور و فکر سے حاصل ہوتا ہے

اِن آیات میں فرمایا کہ ایمان کے حصول کا ذریعہ ہے اللہ کی آیات پر غور و فکر۔ انسان اپنے چہار طرف دیکھے کہ کیسی کیسی نشانیاں اللہ کی معرفت کا پتہ دے رہی ہیں:

کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ

مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

البتہ جو بدنصیب قدرت کے اِن شاہکاروں پر غور و فکر نہیں کرتے وہ دراصل سابقہ سرکش قوموں کی طرح اللہ کے عذاب ہی کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ آگاہ ہو جائیں کہ اللہ کا عذاب اُن پر آ کر رہے گا۔ البتہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ عذاب سے اپنے رسولوں اور اہلِ ایمان کو محفوظ رکھتا ہے۔

آیات ۱۰۴ تا ۱۰۶

حق اور باطل میں سمجھوتہ نہیں ہو سکتا

اِن آیات میں قریش کی طرف سے نبی اکرم ﷺ کے لیے ایک مصالحت کی پیشکش کا ذکر ہے۔ مکی دور کے آخر میں سردارانِ قریش نبی اکرم ﷺ کو دعوت دے رہے تھے کہ آپ ﷺ ایک معین عرصہ تک ہمارے ساتھ ہمارے بتوں کی پرستش کریں۔ پھر ہم اتنے ہی عرصہ آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے معبودِ واحد کی پیروی کریں گے۔ اِن آیات میں سردارانِ قریش کو آگاہ کیا گیا کہ کان کھول کر سن لو کہ اِس قسم کی مصالحت ناممکن ہے:

باطل دوئی پسند ہے، حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اعلان کر دیں کہ میں اللہ کے سوا کسی ہستی کی پرستش نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی ایسے معبود کو پکاروں گا جو میرے لیے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

آیت ۱۰۷

نبی اکرم ﷺ کی اللہ کے سامنے عاجزی کا بیان

اِس آیت میں نبی اکرم ﷺ کی اللہ کے سامنے عاجزی و بے بسی کا بیان ہے۔ فرمایا کہ اے نبی ﷺ اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف دینا چاہے تو اُسے اللہ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا۔ اِسی طرح اگر اللہ آپ ﷺ پر کوئی عنایت کرنا چاہے تو اُسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اِس مضمون کی آیات نے اِس بات کا امکان ختم کر دیا کہ مسلمان نبی اکرم ﷺ کو اللہ کے ساتھ شریک کر دیں جیسا کہ سابقہ قوموں نے اپنے رسولوں کے ساتھ ظلم کیا۔

آیات ۱۰۸ تا ۱۰۹

قرآن کا دوٹوک اعلان

اِن آیات میں اعلان کر دیا گیا کہ اللہ نے لوگوں کے لیے قرآن کی صورت میں حق نازل کر دیا ہے۔اب انسانوں کو اِسے قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔حق قبول کریں گے تو اپنی ہی جنت کو سنواریں گے۔حق قبول نہیں کریں گے تو اپنے ہی لیے جہنم کی آگ کو بھڑکائیں گے۔نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ قران کی پیروی کریں،حق پر ڈٹے رہیں یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے حق و باطل کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔

سورۂ ھود

نبی اکرم ﷺ کو بوڑھا کرنے والی سورۃ

اِس سورۂ مبارکہ کے حوالے سے ایک حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ ؓ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَّالْوَاقِعَۃُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ یَتَسَاءَ لُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ پر بڑھاپے کے آثار نظر آ رہے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا ’’مجھے سورۂ ہود‘ سورۂ واقعہ‘ سورۂ مرسلات‘ سورۂ نباء اور سورۂ تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے‘‘۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۲۴ — اللہ کی نعمتیں اور بندوں کی ناشکری
- آیات ۲۵ تا ۱۰۲ — رسولوں کی اپنی قوموں کے ساتھ کشمکش
- آیات ۱۰۳ تا ۱۱۱ — ایمان بالآخرت
- آیات ۱۱۲ تا ۱۱۵ — اہلِ ایمان کے لیے ایمان افروز ہدایات
- آیات ۱۱۶ تا ۱۲۳ — نافرمانوں کے لیے وعید

آیت ۱

آیاتِ قرآنی کا سلوب

اِس آیت میں قرآنِ حکیم کی آیات کے اِس اسلوب کو نمایاں گیا گیا کہ ابتداء میں بڑی جامع آیات نازل ہوئیں جو گہرے مفہوم کی حامل تھیں اور گویا اُس کوزے کی مانند تھیں جس میں دریا سمو دیا گیا ہو۔ بعدازاں پھر ایسی آیات نازل ہوئیں جنھوں نے ابتدائی آیات کے مضامین کو کھول کھول کر واضح کر دیا۔

آیات ۲ تا ۴

قرآنِ حکیم کی دعوت

اِن آیات میں قرآنِ حکیم کی دعوت کا خلاصہ بیان کر دیا گیا۔ پوری نوعِ انسانی کو دعوت دی گئی کہ وہ صرف اللہ کی بندگی کرے۔ اُس سے اپنے گناہوں پر بخشش مانگے اور اُسی کی طرف رجوع کرے۔ ایسا کرنے والوں کو اللہ اپنی نعمتوں سے نوازے گا۔ جس نے یہ دعوت قبول نہ کی تو پھر وہ ایک بڑے دن کے عذاب کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔ تمام لوگ آگاہ ہو جائیں کہ اُنھیں خواہی نخواہی اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

آیت ۵

قرآن کی دعوت اور مشرکین کا ردِّعمل

اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ جب مشرکین اللہ کے رسول ﷺ سے قرآن کی دعوت سنتے ہیں تو اُن کے دل اِس دعوت کے برحق ہونے کی گواہی دیتے ہیں لیکن وہ بظاہر ایسا تاثر دیتے ہیں کہ اُن پر قرآن کی دعوت کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا ظاہر کر رہے ہیں اور کیا چھپا رہے ہیں۔ اللہ تو ہر انسان کے سینہ میں چھپے ہوئے رازوں سے بھی واقف ہے۔

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

-1 **لاہور**: A-67، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو۔ فون:6366638-6316638(042)

فلیٹ نمبر5، سیکنڈ فلور، سلطانہ آرکیڈ فردوس مارکیٹ، گلبرک III لاہور۔ فون:5845090(042)

-2 **تیمر گرہ**: معرفت مستقیم الیکٹرونکس ریسٹ ہاؤس چوک، تیمر گرہ، ضلع دیر پائین۔

فون:601337(0945)

-3 **پشاور**: A-18، ناصر مینشن، شعبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر2، پشاور

فون: 2214495-2262902(091) موبائل: 0300-5903211

-4 **مظفرآباد**: معرفت حارث جنرل سٹور، بالا پیر بالمقابل تھانہ صدر۔ فون: 504869(0992)

-5 **اِسلام آباد**: 31/1 فیض آباد ہاؤسنگ سوسائٹیز، فلائی اوور برج، 1-8/4 اسلام آباد۔

فون:4434438-4435430(051) موبائل: 0333-5382262

-6 **گوجر خان**: مرکز تنظیم اسلامی پوٹھوہار، عقب تھانہ نیو غلہ منڈی، فضل حسین مارکیٹ گوجر خان، ضلع راولپنڈی۔ موبائل: 0333-5133598 ای میل: gujarkhan@tanzeem.org

-7 **گوجرانوالہ**: مرکز تنظیم اسلامی گوجرانوالہ، سوئی گیس لنک روڈ، ڈاکخانہ BISE، ملک پارک (مسجد نمرہ)

فون: 3015519-3891695(055) موبائل: 0300-7446250

-8 **عارف والا**: ڈپٹی چوک، F-1، دوسری منزل، تحصیل عارف والا ضلع پاک پتن۔

فون:830884(0457)

-9 **فیصل آباد**: 157/P، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ فون: 2624290 (041)

-10 **جھنگ**: قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی نمبر2، ٹوبہ روڈ، جھنگ صدر۔ فون: 7628361(047)

-11 **ملتان**: قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، ملتان۔ فون: 521070 (061)

مکان نمبر 1-903-D/4 فردوسیہ سٹریٹ محمود آباد کالونی، خانیوال روڈ، ملتان۔ فون: 8149212(061)

-12 **ھارون آباد**: رمضان اینڈ کمپنی غلہ منڈی، ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔ فون: 2251104(063)

-13 **سکھر**: 3/B پروفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، شکارپور روڈ۔ فون: 5631074(071)

موبائل: 0300-3119893 ای میل: sukkur@tanzeem.org

-14 **حیدرآباد**: مرکز تنظیم اسلامی سندھ زیریں، نزد فضل ہائٹس پشاوری آئس کریم شاپ' مین قاسم آباد روڈ۔

فون: 652957(0222) موبائل: 0333-2608043 ای میل: hyderabad@tanzeem.org

-15 **کوئٹہ**: مرکز تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان، بالائی منزل بالمقابل کوالٹی سویٹس، منان چوک شارع اقبال۔

فون: 2842969(081) موبائل: 0334-2413598 ای میل: quetta@tanzeem.org